بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت میں کون سا مقتدی امام کو لقمہ دے سکتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

جماعت میں امام کے پیچھے مقتدیوں میں سے کون سا مقتدی لقمہ دے سکتا ہے؟ یعنی کیا صرف تین مقتدی دے سکتے ہیں، یا تمام کے تمام، چاہے آخری صف میں ہی کیوں نہ ہو؟

جواب

امام سے نماز میں غلطی ہوجائے، تو اگلی یا پچھلی صف میں سے کوئی بھی مقتدی اسے لقمہ دے سکتا ہے، خاص تین مقتدیوں کا حق نہیں، بلکہ اگر غلطی ایسی ہو، جس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، تو اصلاحِ نماز (نماز کی درستی) کے لیے تمام مقتدیوں پر بتانا فرضِ کفایہ ہے، ان میں سے کسی ایک نے بھی بتا دیا، تو سب کے ذمہ سے فرض اتر جائے گا، اگر کوئی بھی نہ بتائے، تو جتنے جاننے والے ہوں گے، سب گنہگار ہوں گے۔

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "امام جب ایسی غلطی کرے جو مُوجِبِ فسادِ نماز ہو، تو اس کا بتانا اور اصلاح کرانا ہر مقتدی پر فرض کفایہ ہے، ان میں سے جو بتا دے گا سب پر سے فرض اُتر جائے گا اور کوئی نہ بتائے گا، تو جتنے جاننے والے تھے سب مرتکبِ حرام ہوں گے اور نماز سب کی باطل ہوجائے گی۔" وذلک لان الغلط لما کان مفسدا کان السکوت عن اصلاحہ ابطالا للصلاۃ وھو حرام بقولہ تعالی ﴿وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ﴾ "یعنی اس کی وجہ یہ ہے کہ غلطی جب نماز کو فاسد کرنے والی ہو، تو اس کی اصلاح کرنے پر خاموشی، نماز کو باطل کرنے کا باعث ہے اور یہ (عمل کو باطل کرنا) اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک **"اور اپنے اعمال باطل نہ کرو"** کی وجہ سے حرام ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 07، صفحہ 280، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مزید فرماتے ہیں: "اور ان (لقمہ دینے کے) تمام احکام میں جملہ مقتدی یکساں ہیں، امام کو بتانا کسی خاص مقتدی کا حق نہیں، ارشاداتِ حدیث وفقہ سب مطلق ہیں۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 7، صفحہ 283، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وقار الفتاوی میں ہے "قرآن غلط پڑھا جائے گا، تو سننے والوں پر واجب ہے کہ وہ اس کی تصحیح کریں۔ اس لیے نماز تراویح اور فرض نمازوں میں بھی جب پڑھنے والا غلطی کرے، تو سننے والوں کو لقمہ کی اجازت دی گئی ہے۔ سامع جو مقرر ہے اسے چاہیے کہ وہ لقمہ دے اور اگر وہ لقمہ نہ دے سکے، تو پیچھے سننے والوں میں سے جو حافظ ہو یا کوئی اور جو اس غلطی کو سمجھتا ہے اور اسے صحیح الفاظ یاد ہیں، تو وہ بھی لقمہ دے سکتا ہے۔ غلطی مختلف طرح کی ہوتی ہے، بعض صورتوں میں تو نماز فاسد ہوجاتی ہے، وہاں لقمہ دینا ضروری ہے تاکہ نماز صحیح ہوجائے، ورنہ سب کی نماز فاسد ہوجائے گی اور بعض جگہیں ایسی ہیں کہ حافظ سے کوئی آیت چھوٹ جائے یا کوئی کلمہ پڑھنے سے رہ گیا

اور اس سے اگرچہ نماز تو فاسد نہ ہوتی ہو، تو قرآن پورا سننے کا ثواب نہیں ملے گا، جب تک اس کی تصحیح نہ کرلی جائے، بلکہ سلام پھیر نے کے بعد بھی اگر ایسی غلطی یاد آئی یا بتائی گئی، تو آئندہ رکعت میں اس کو صحیح کرلیا جائے اس کے بعد قراءت شروع کی جائے۔"(وقار الفتاوی، کتاب الصلاۃ، جلد2، صفحہ235، بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5008

تاریخ اجراء: 26ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ/14مئی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net